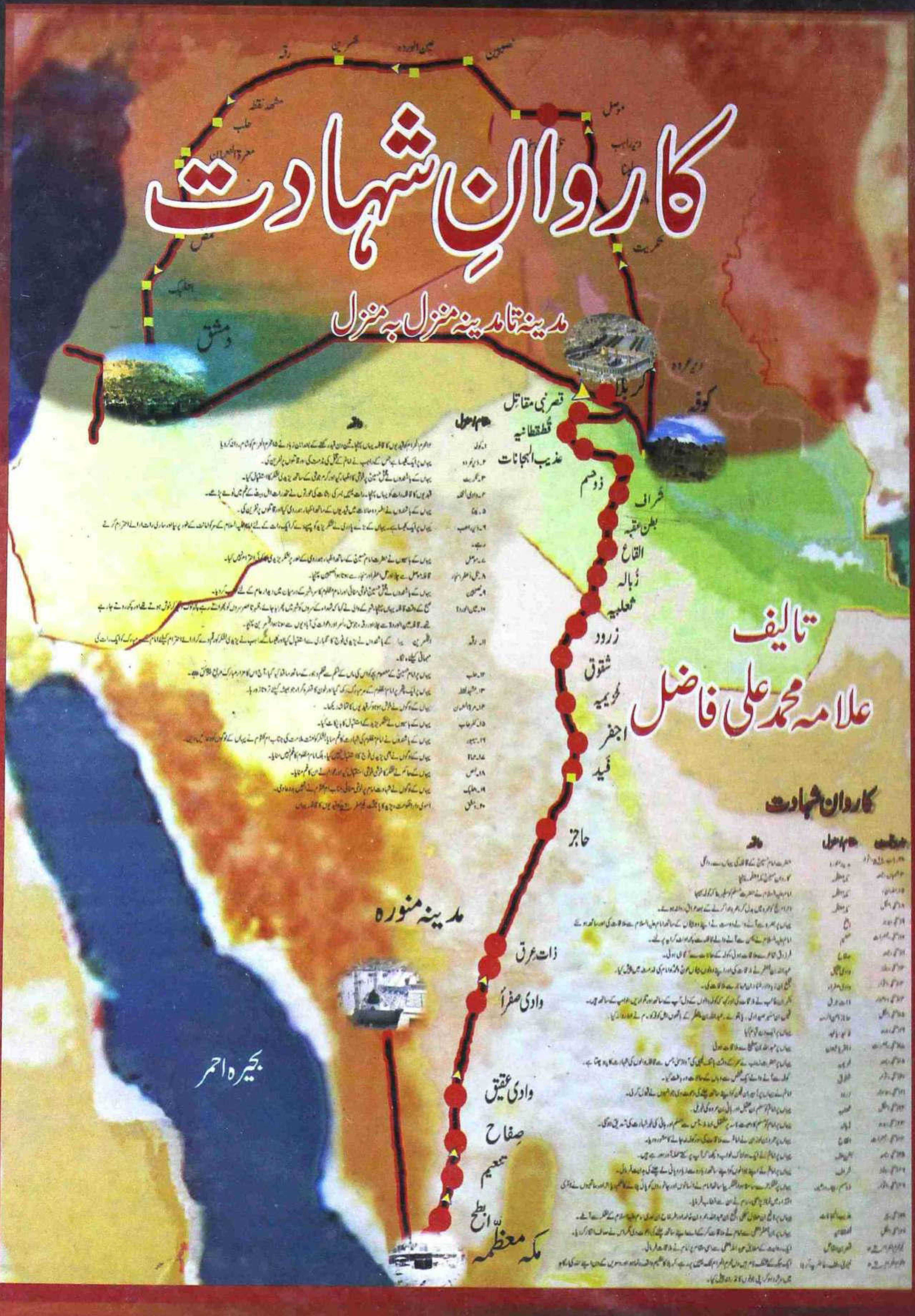


کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زُبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
موصل
تکریت
حلب
کاروانِ شہادت

قال سیّد الشّھدآء ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّۃِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: 350/- روپے

۴۔ وادی عقیق
(ہفتہ ۱۲/ ذی الحجہ ۶۰ھ)

معجم البلدان جلد ۴ ص ۱۳۹، میں ہے کہ

کاروانِ عزم واستقلال چلتے چلتے وادی عقیق پہنچ گیا، ویسے تو "عقیق" کا اطلاق مختلف مقامات پر ہوتا ہے مگر جس منزل پر امام علیہ السلام نے قیام فرمایا اسے "عقیق مبارک" بھی کہتے ہیں اور یہ وادی "ذوالحلیفہ" نامی وادی کے درمیان ہے، اور مکہ سے نسبتاً زیادہ نزدیک ہے اس کے ایک حصے کو "ذات عرق" بھی کہتے ہیں، جو عراق کے عازمین حج کا میقات بھی ہے

اس منزل پر جناب عبداللہ بن جعفر طیار کے دو فرزند ــ عونؑ ومحمدؑ ــ امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے والد گرامی ــ جناب عبداللہ ــ کی طرف سے ایک خط بھی اپنے ہمراہ لائے تھے جس میں امام علیہ السلام سے درخواست کی گئی تھی کہ آپ کوفہ کا ارادہ ترک کر کے مکہ تشریف لے آئیں، ساتھ ہی حضرت عبداللہ نے مکہ کے گورنر عمرو بن سعید کے پاس جا کر امام علیہ السلام کیلئے "امان نامہ" بھی لے لیا جو انہوں نے اس کے بھائی یحیٰ بن سعید کے ہاتھوں امام کی خدمت میں بھجوایا اور خود حضرت عبداللہ بھی امام کی خدمت میں روانہ ہوئے اور "ذاتِ عِرق" میں آپ سے آملے اور امان نامہ آپ کے سامنے پڑھا۔

امام عالی مقامؑ نے مکہ واپس جانے سے انکار کر دیا اور فرمایا:

"میں نے سرکار رسالتمآبؐ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آنجنابؐ مجھے سفر جاری رکھنے کا حکم دے رہے ہیں، لہٰذا میں رسولخداؐ کے فرمان کو بجالاؤں گا"

چنانچہ (انساب الاشراف جلد ۳ ص ۱۶۴، طبری جلد ۷ ص ۲۸۰، کامل بن اثیر جلد ۳ ص ۲۷۷ میں لکھا ہے کہ) امامؑ نے عمرو بن سعید کے خط کا جواب تحریر کر کے حضرت عبداللہ کے سپرد کیا، اور حضرت عبداللہ وہ خط لے کر یحیٰ بن سعید کے ساتھ مکہ واپس آ گئے البتہ اپنے دونوں نونہالوں کو حکم دیا کہ امام عالی مقامؑ کا ساتھ ہرگز نہیں چھوڑنا۔

یاد رہے کہ یہ وہی عمرو بن سعید ہے جسے یزید نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو مخفیانہ قتل کرنے کیلئے بظاہر "امیر الحاج" بنا کر بھیجا تھا اور وہ ہر ممکنہ حیلے بہانے سے امامؑ کو قتل کرنا چاہتا تھا، چنانچہ جب وہ اس بات سے بھی مایوس ہو گیا کہ

امام علیہ السلام نے اس کے امان نامہ کو بھی تسلیم نہیں کیا تو اپنے اسی بھائی یعنی ''یحییٰ بن سعید'' کو ایک مسلح پارٹی کے ساتھ روانہ کیا کہ جس طرح بھی ہو سکے امام حسین علیہ السلام کو مجبور کر کے مکہ واپس لایا جائے، لیکن جب مسلح افراد قافلہ کے نزدیک پہنچے تو خود ان کے اپنے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور تازیانوں کے ساتھ ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے، اسی طرح سے وہ امامؑ کو روکنے میں ناکام ہو کر مکہ واپس آ گئے۔

۵۔وادی صفراء
(اتوار،۱۳/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(معجم البلدان بلاذری جلد۳ص۴۱۲ میں ہے کہ)

وادی صفراء، مدینہ کے نزدیک ایک وادی ہے جس میں کافی مقدار میں کھجوروں کے درخت ہیں اور کاشتکاری ہوتی ہے، یہ وادی ان حجاج کے راستے میں ہے جو مکہ کو جاتے ہیں اور حضور رسالتمآبؐ بھی اس وادی سے کئی مرتبہ گزر چکے ہیں، یہاں سے ''بدر'' کا ایک مرحلہ کا راستہ ہے، اس کے اطراف میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔

چنانچہ امامؑ کا یہ الٰہی کاروان ۱۳/ذی الحجہ بروز اتوار کو یہاں پہنچا، ''حدائق الوردیہ'' کے مطابق ''وادی صفراء'' کا پانی ''ینبع'' کی طرف بہتا ہے اور یہ قبائل جہنیہ، انصار، بنی فہر اور بنی نہد کے درمیان مشترک ہے۔

ابصار العینین ص۱۱۵، میں ہے کہ، مجمّع بن زیاد اور عبّاد بن مہاجر اطراف مدینہ میں رہنے والے قبائل جہنیہ کے گھروں میں تھے، جب امامؑ مکہ سے سفر کر کے یہاں پہنچے تو دونوں بزرگوار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آخری وقت تک آپ کے ساتھ رہے حتیٰ کہ آپ کے قدموں میں شرف شہادت حاصل کیا۔

۶۔ذاتِ عرق
(پیر،۱۴/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد۲ص۹۳۲ میں ہے کہ)'' ذاتِ عِرق ''عین کی زیر اور را کے سکون کے ساتھ، نجد اور تہامہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، جیسا کہ ''وادی عقیق'' کے ذیل میں بتایا جا چکا ہے کہ یہ جگہ اہلِ عراق کے عازمین کا

امام علیہ السلام نے اس کے امان نامہ کو بھی تسلیم نہیں کیا تو اپنے اسی بھائی یعنی "یحیٰی بن سعید" کو ایک مسلح پارٹی کے ساتھ روانہ کیا کہ جس طرح بھی ہو سکے امام حسین علیہ السلام کو مجبور کر کے مکہ واپس لایا جائے، لیکن جب مسلح افراد قافلہ کے نزدیک پہنچے تو خود ان کے اپنے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور تازیانوں کے ساتھ ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے، اسی طرح سے وہ امامؑ کو روکنے میں ناکام ہو کر مکہ واپس آ گئے۔

۵۔ وادی صفراء
(اتوار، ۱۳/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(معجم البلدان بلاذری جلد ۳ ص ۴۱۲ میں ہے کہ)
وادی صفراء، مدینہ کے نزدیک ایک وادی ہے جس میں کافی مقدار میں کھجوروں کے درخت ہیں اور کاشتکاری ہوتی ہے، یہ وادی ان حجاج کے راستے میں ہے جو مکہ کو جاتے ہیں اور حضور رسالتمآبؐ بھی اس وادی سے کئی مرتبہ گزر چکے ہیں، یہاں سے "بدر" کا ایک مرحلہ کا راستہ ہے، اس کے اطراف میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔
چنانچہ امامؑ کا یہ الٰہی کاروان ۱۳/ذی الحجہ بروز اتوار کو یہاں پہنچا، "حدائق الوردیہ" کے مطابق "وادی صفراء" کا پانی "ینبع" کی طرف بہتا ہے اور یہ قبائل جہنیہ، انصار، بنی فہر اور بنی نہد کے درمیان مشترک ہے۔
ابصار العینین ص ۱۱۵، میں ہے کہ، مُجَمِّع بن زیاد اور عبّاد بن مہاجر اطراف مدینہ میں رہنے والے قبائل جہنیہ کے گھروں میں تھے، جب امامؑ مکہ سے سفر کر کے یہاں پہنچے تو دونوں بزرگوار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آخری وقت تک آپ کے ساتھ رہے حتیٰ کہ آپ کے قدموں میں شرف شہادت حاصل کیا۔

۶۔ ذاتِ عرق
(پیر ۱۴/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد ۲ ص ۹۳۲ میں ہے کہ) "ذاتِ عِرق" "عین کی زیر اور را کے سکون کے ساتھ، نجد اور تہامہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، جیسا کہ "وادی عقیق" کے ذیل میں بتایا جا چکا ہے کہ یہ جگہ اہلِ عراق کے عازمین کا



مسير حركت امام حسين(ع)